بدھ 11- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

بدھ 11- نومبر 1998ء 21 رجب 1419 ہجری- 11 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 251

خشوع سے خالی دل سے پناہ مانگو

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔ ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ مولیٰ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ یاد رکھو کہ جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اسے بھول جاتے ہیں۔ جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہو گا اس میں ضرور خشیتہ اللہ پیدا ہو گی۔ علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ' سائنس یا اور علوم مروجہ مراد نہیں کیونکہ ان کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر ان کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی' لیکن علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 599)

خشیت الٰہی سے مومنوں کے دل ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مومنوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب کے خوف سے ہمیشہ لرزاں رہتے ہیں اور اس کے نشانوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا کسی کو شریک قرار نہیں دیتے اور ہر قسم کی نیکی کر کے بھی اپنے آپ کو قصوروار ہی سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو جواب دہ قرار دیتے ہیں۔ یعنی ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کے باوجود ان میں کبر پیدا نہیں ہوتا بلکہ اور بھی انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا خوف ان کے دلوں پر مستولی رہتا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ کفر اور (دین) کے مقابلہ میں اسی فریق کا انجام اچھا ہو گا جس میں یہ چار خوبیاں پائی جائیں گی۔ اول خشیت اللہ دوم ایمان بآیات اللہ۔ سوم شرک سے اجتناب اور چہارم خدمت دین اور پھر یہ خوف کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا (-) انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان نیکی کرے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ سے ڈرتا بھی رہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 183-182)

وہ جسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے' جو کام کی اہمیت کو سمجھتا ہے جو فرائض کی بجا آوری کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے وہ کام کے سپرد ہونے پر لرز جاتا ہے۔ اس کا جسم کانپ اٹھتا ہے اور اس کے دل میں بار بار یہ خیال آنا شروع ہو جاتا ہے کہ ایسا نہ ہو میں اپنی کسی غفلت کی وجہ سے ناکام ہو جاؤں اور جو کام میرے سپرد کیا گیا ہے اس کو سرانجام دینے سے قاصر رہوں۔

تاریخ اسلام میں اس کی ایک موٹی مثال موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے آٹھ سالہ عرصہ میں دنیا کی کایا پلٹ دیتے ہیں' روم اور ایران کو شکست دے دیتے ہیں' عرب کی سرحدوں پر اسلامی فوجیں بھجوا کر اسے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کر دیتے ہیں' اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے وہ کام کرتے ہیں جو قیامت تک ایک زندہ یادگار کی حیثیت میں قائم رہنے والا ہے۔ مگر جب آپ روم کو شکست دے دیتے ہیں' جب ایران کو شکست دے دیتے ہیں جب یہ دو زبردست ایمپائر اسلامی فوجوں کے متواتر حملوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں' جب عمرؓ کا نام ساری دنیا میں گونجنے لگتا ہے' جب دشمن سے دشمن بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ عمرؓ نے بہت بڑا کام کیا۔ اس وقت خود عمرؓ کی کیا حالت تھی۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ جب آپ وفات پانے لگے تو اس وقت آپ کی زبان پر بار بار یہ الفاظ آتے تھے کہ رب لا علیّ ولا لی اے میرے رب! میں سخت کمزور اور خطار کار ہوں میں نہیں جانتا مجھ سے اپنے کام کے دوران میں کیا کیا غلطیاں سرزد ہو چکی ہیں۔ الٰہی میں اپنی غلطیوں پر نادم ہوں۔ میں اپنی خطاؤں پر شرمندہ ہوں اور میں اپنے آپ کو کسی انعام کا مستحق نہیں سمجھتا۔ صرف اتنی التجا کرتا ہوں کہ تو اپنے عذاب سے مجھے محفوظ رکھ۔

غور کرو اور سوچو کہ ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کی کتنی بلند شان ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کام کیا گیا اور آپ نے اس کو ایسی عمدگی سے انجام دیا کہ یورپ کے شدید سے شدید دشمن بھی اس کام کی اہمیت کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ مگر چونکہ آپ کے دل پر خدا کا خوف طاری تھا آپ نے سمجھا کہ بے شک میں نے کام کیا ہے مگر ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ کام چاہتا ہو اور میں جس کام کو اپنی خوبی سمجھتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں خوبی نہ ہو۔ اس لئے باوجود اتنا بڑا کام کرنے کے وفات کے وقت آپ تڑپتے تھے اور بار بار آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوتے تھے کہ رب لا علیّ ولا لی خدایا میں تجھ سے کسی انعام کا طالب نہیں صرف اتنی درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی سزا سے محفوظ رکھ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے کوئی کام نہیں کیا۔ مجھے خدمت کا حق جس رنگ میں ادا کرنا چاہئے تھا اس رنگ میں ادا نہیں کیا اسی طرح رسول کریم ﷺ پر نزول وحی کے بعد گھبراہٹ طاری ہوئی اس کی وجہ درحقیقت یہی تھی کہ آپ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ میرے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے نہ معلوم میں اس کو ادا کر سکتا ہوں یا نہیں۔ پس رسول کریم ﷺ کا یہ فعل وحی الٰہی پر شک کی وجہ سے نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی شان کے انسانی دماغوں سے بالاتر ہونے پر یقین کامل کے نتیجہ میں تھا۔ اور آپ کو یہ فکر لگ گیا تھا کہ میں اس کام کے لئے خواہ کتنی بھی قربانی کروں نہ معلوم اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے مطابق میں بلند ہو سکوں گا یا نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی بلند شان سے خوف کرنا جرم نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے اور خدا تعالیٰ کے علوِ مرتبت کو مدنظر رکھتے ہوئے برا نہیں بلکہ اس بے نظیر خشیت الٰہی کا ایک بین ثبوت ہے جو رسول کریم ﷺ کے قلب مطہر میں پائی جاتی تھی۔ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 232-231)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دِلبر مرا یہی ہے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

قیام نماز

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ ایک شام مجھے نبی کریم ﷺ کا مہمان ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضورؐ نے میرے لئے گوشت کا ایک ٹکڑا بھنوایا پھر حضورؐ چھری لے کر اس کے ساتھ گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر مجھے دینے لگے۔ ہم کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت بلالؓ نے آکر نماز کی اطلاع دی۔ حضورؐ نے چھری ہاتھ سے رکھ دی اور فرمایا اللہ بلال کا بھلا کرے اس کو کیا جلدی ہے (کچھ انتظار کیا ہوتا) اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

مغیرہ کہتے ہیں کہ میری مونچھیں لمبی تھیں اور ہونٹوں پر گرتی تھیں حضورؐ نے ان پر مسواک رکھ کر زائد مونچھوں کو اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالا۔

(ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب ترک الوضوء)

آقا پیدل غلام سوار

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک مرتبہ سفر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور نے اپنی سواری بٹھا دی اور اتر کر فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں آپؐ کی سواری پر سوار ہو جاؤں اور آپؐ پیدل، حضورؐ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور غلام کی طرف سے وہی جواب تھا حضورؐ نے پھر اصرار فرمایا تو اطاعت کے خیال سے سواری پر سوار ہو گئے اور حضورؐ نے سواری کی باگ پکڑ کر اس کو چلانا شروع کر دیا۔

(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیر الصحابہ جلد 2 ص 216 از شاہ معین الدین احمد ندوی ادارہ اسلامیات لاہور)

معاوضہ لے لو

جنگ حنین پر روانہ ہونے سے پہلے حضور ﷺ نے صفوان بن امیہ سے قریباً 30 زرہیں قرض لیں اور یہ شرط کی کہ اگر ان میں سے کوئی گم ہو گئی تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔ جنگ کے بعد جب زرہیں جمع کی گئیں تو کچھ زرہیں کم تھیں۔ حضور نے صفوان سے فرمایا ان گم شدہ زرہوں کا معاوضہ لے لو۔

مگر صفوان اس دوران مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے معاوضہ لینے سے انکار کر دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاجارہ باب تضمین العاریہ)

حلم

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے مدینہ میں دس سال حضورؐ کی خدمت کی توفیق ملی۔ جب میں حضورؐ کی خدمت میں آیا میں بچہ تھا اور میری ہر بات ایسی نہیں ہوتی تھی جیسے میرے صاحب یعنی آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ ہو لیکن حضورؐ نے مجھے ایسی باتوں میں کبھی اف تک نہیں کہا اور مجھے کبھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا نہ یہ کبھی کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

عبداللہؓ بن ابی طلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ حسن اخلاق میں آنحضرت ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے۔ ایک دن تو ایسا ہوا کہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کو جانے کے لئے کہا تو میں نے صاف جواب دیا کہ اللہ قسم میں نہیں جاؤں گا حالانکہ میرے دل میں یہی تھا کہ میں وہ کام کر آؤں گا جو حضورؐ نے مجھے کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر میں گھر سے باہر آیا (اور حضورؐ کے کام کے لئے چل پڑا) لیکن راستہ میں بازار میں میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے (میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا) اچانک وہاں حضورؐ تشریف لے آئے اور میری گدی کو پیچھے سے پکڑا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا حضورؐ مسکرا رہے تھے۔ پھر مجھے فرمایا انیس (پیار سے نام لیا ہے) جہاں کام کے لئے بھیجا تھا وہاں چلے جاؤ نا۔ میں نے عرض کیا ہاں حضورؐ جاتا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحلم)

پانی بہا دیا گیا

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک اعرابی مسجد نبویؐ میں آیا اور مسجد کے ایک حصہ میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اس کو جھڑکا کہ یہ کیا کرتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اس کو پیشاب کرنے دیا اور جب وہ پیشاب کر چکا تو آپؐ نے پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا اور پھر حضورؐ کے حکم سے اس جگہ پانی بہا دیا گیا۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول)

★......★......★......★

ایک دوست کو پیغام

آ کہ یہ مال نثارِ شہِ خُوباں کر دیں
مال کیا چیز ہے قربان دل و جاں کر دیں
رات کو اُٹھ کے تہجّد میں دُعائیں مانگیں
مُشکلیں راہ میں جتنی ہیں وُہ آساں کر دیں
ظلمتیں ظلم کی۔ کافور سبھی ہو جائیں
نُورِ ایماں کی جو اِک شمع فروزاں کر دیں
لاؔ کی تلوار سے جو بُت ہے مِٹا دیں اسکو
ذاتِ اللہ کو دنیا میں نمایاں کر دیں
صیقلِ عشق سے ہم قلب کو دیں ایسی جلا
آئینہ سازی میں ہر ایک کو حیراں کر دیں
اپنی شیریں سُخنی کا یہ دکھائیں اعجاز
گالیاں دیتے ہیں جو اُن کو ثنا خواں کر دیں
پھُول جھڑتے ہوں دَہن سے جو کبھی گویا ہوں
گویا محفل کو ہم اِک صحنِ گلستاں کر دیں
خانۂ دل کو ہم اغیار سے خالی کر کے
اپنے محبوبِ طرحدار کو مہماں کر دیں
نہ رہے چور کا ڈر اور نہ رہزن کا خطر
آ کہ اپنے تئیں ہم بے سر و ساماں کر دیں
لے کے ہاتھوں میں اولوالعزمی کا اِک گرُزِ گراں
ہم جوَانمردی سے سرکوبیٔ شیطاں کر دیں
بہتری خلق کی مقصود بنا لیں اپنا
جتنی اوقات ہے وہ وقفِ ندیماں کر دیں
کوچۂ یار میں فریاد کریں کچھ ایسی
حشرزا شور سے دشمن کو ہراساں کر دیں
سوز ہو۔ درد ہو اشعار میں ایسا اکمل
پیارے محمود کو بھی آج غزلخواں کر دیں

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں امید کرتاہوں کہ خدام الاحمدیہ برطانیہ دعوت الی اللہ کے ذریعے بڑھے گی

میں چاہتا ہوں کہ جرمنی کی طرح آپ کی تعداد اور اجتماع میں حاضری بڑھ جائے

اردو کلاس کا معیار بڑھ رہا ہے اور یہ ساری دنیا میں مقبول ہو رہی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 1998ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

13 ستمبر 98ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتام پر خطاب کرتے ہوئے انگریزی میں جو خطاب فرمایا اس کا اردو زبان میں خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اختتام پر جو رپورٹ پڑھی گئی ہے اس میں بہت سی باتیں قابل تعریف ہیں۔ لیکن میں اس پر سردست کوئی تبصرہ نہیں کروں گا۔

حضور نے فرمایا جو بات میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں ایک عرصے سے یہ امید کر رہا ہوں کہ برطانیہ کی مجلس خدام الاحمدیہ اپنی مجموعی تعداد اور اجتماع خدام میں شرکت کی تعداد کے لحاظ سے جرمنی کی مجلس خدام الاحمدیہ کی تعداد کی طرح ہو جائے اور ان کی اجتماع میں حاضری بھی جرمنی کے خدام کی طرح ہو جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے خدام سے مجھے خصوصی تعلق کی وجہ یہ ہے کہ میں پاکستان سے ہجرت کرکے آنے کے بعد یہاں برطانیہ میں قیام پذیر ہوں۔ اس لئے آپ کے ساتھ خصوصی تعلق ہونا لازمی ہے۔ 150 ممالک میں سے سب سے زیادہ تعلق آپ کے ساتھ ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس فرق کا ذکر ہے کہ جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو ان سے زیادہ تعلق ہوتا ہے بہ نسبت ان کے جن کے ساتھ خونی رشتہ نہ ہو۔ اسی طرح مہاجر اور غیر مہاجر میں فرق ہے۔ اس طرح کے فرق ہونا تو لازمی ہے اس کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

حضور نے فرمایا میں نے امید لگا رکھی ہے کہ برطانیہ کی خدام الاحمدیہ دعوت الی اللہ کے ذریعے پھیلے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہو سکا۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ آپ لوگ جب خدام کے اجتماع میں شرکت کرتے ہیں تو آپ کے جذبات اور ہوتے ہیں اور جب گھروں کو واپس جاتے ہیں تو ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ کے اندر ذمہ داری کا احساس زندہ رہنا چاہئے۔ اس کا تعلق آپ کے ضمیر کے ساتھ ہے۔ جتنا آپ کا ضمیر بیدار ہوگا اتنا ہی آپ کے اندر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ترقی پر رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے سال خدام الاحمدیہ کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ یہ اضافہ پیدائش کے ذریعے نہیں ہوگا بلکہ دعوت الی اللہ کے ذریعے نئے احمدیوں کی صورت میں ہوگا۔ جو شخص احمدی ہوتا ہے اس کو ایک نئی روحانی زندگی ملتی ہے۔ اور وہ روحانی طور پر دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ نظریہ احمدیت میں بھی ہے اور عیسائیت میں بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس نظریہ کو بیان کیا ہے کہ اس دور میں ہمیں حضرت مسیح موعود کے ذریعے نئی روحانی پیدائش حاصل ہوئی۔ یہ وہ واحد جواب ہے ان تمام سوالوں کا جو آپ کو درپیش ہوتے ہیں۔ ایک احمدی اپنے اندر ایک نیا احمدی پیدا کرے۔ یعنی پورے شعور کے ساتھ بیدار ہو کر بحیثیت احمدی اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو وہ اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کرسکے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ فکر مجھے سب سے زیادہ ہے یہ مجھے اندر ہی اندر اس طرح کاٹتا ہے جس طرح تیزاب کاٹتا ہے۔ جب میں بے بس ہو جاتا ہوں تو خدا کے حضور دعا میں مشغول ہو جاتا ہوں۔ آپ لوگ بھی میری اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سال آپ کی انتظامیہ میں تبدیلی آرہی ہے۔ نیا صدر اور نیا نائب صدر آپ کو مل رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سابق صدر اپنی تین بار صدر منتخب ہونے کی ٹرم پوری کرچکے ہیں۔ جبکہ نائب صدر انصار میں جارہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں عمومی طور پر یہ کوشش کرتا ہوں کہ تین دفعہ کی ٹرم مکمل ہونے کے بعد نئے آنے والوں کو موقع دیا جائے۔ سوائے کسی اشد مجبوری کے جو خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہو۔ حضور نے فرمایا امید ہے کہ نئی انتظامیہ نئے عزم اور ارادوں کے ساتھ آگے آئے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمارے دینی نظام کی یہ خوبی ہے کہ جب بھی تبدیلی ہوتی ہے تو نئی انتظامیہ معیار کو نیچے نہیں گرنے دیتی بلکہ اسے آگے لے جاتی ہے۔ جبکہ دنیاوی نظاموں میں ایسی تبدیلی کے بعد انتظام کے معیار میں تنزل ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ ریلے ریس کی طرح کی دوڑ ہے۔ خدام کا جھنڈا اپنے ہاتھوں میں تھامنے والے نئے آنے والے کو جھنڈا پکڑا دیتے ہیں۔ اور نیا آنے والا ماضی میں پیدا ہونے والے فرق کو دور کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نئی انتظامیہ کو چاہئے کہ جانے والی انتظامیہ سے جو کمی رہ گئی ہے اس کو پورا کرے۔ اس میں سب سے اہم دعوت الی اللہ کی کمی ہے۔ نئی انتظامیہ محنت کرے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے اس طرح عمل کرے تو مجھے یقین ہے کہ نئی تبدیلی آئے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے اردو کلاس کا ذکر فرمایا اور مزاحاً فرمایا کہ اردو کلاس کا نتیجہ اور معیار گذشتہ سال بہتر نہیں تھا میں نے سوچا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو زیادہ کھلایا پلایا نہیں گیا۔ جیسے کہتے ہیں کہ جتنا گڑ ڈالو اتنا میٹھا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس سال میں نے ان کو خوب کھلایا ہے لہذا اس سال خدا کے فضل سے ماضی کی نسبت اچھا رسپانس مل رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ساری دنیا میں اردو کلاس مقبول ہے لیکن اس کی وجہ ان کا گانے کا معیار نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ بغیر موسیقی کے گاتے ہیں اور ہمیشہ پاکیزہ نغمات گاتے ہیں۔ اگر دیگر آرتھوڈاکس مسلمان تنظیمیں جو ٹیلی ویژن شروع کرنے کا عندیہ دیتے ہیں اگر وہ بغیر موسیقی کے گاکر ہماری نقل کریں گے تو کوئی ان کو سننے والا نہیں ہوگا۔ لیکن یہ بات حیران کن ہے کہ ہمارے نغمات کو شوق سے سنا جاتا ہے۔ وہ غیر احمدی بھی جو نغمات کو نہیں سمجھ سکتے وہ بھی ان کو پسند کرتے ہیں۔ ہماری توقعات سے بڑھ کر ان نغموں کو غیر احمدی بھی پسند کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے ہر زبان میں خدا تعالیٰ کی توحید کے بارے میں نغمات گائے ہیں۔ اب میں نے چینی صاحب (مکرم عثمان چاؤ صاحب مربی سلسلہ) سے کہا ہے کہ وہ اپنے بیٹے داؤد اور بیٹی کو چینی زبان میں توحید کے موضوع پر نغمہ تیار کرکے دیں۔ تاکہ وہ اسے گائیں اور پھر اردو کلاس کے ذہین بچے بھی اسے گائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں دوبارہ دعا کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ وہ بات ہے کہ جس پر میں کم توجہ نہیں دے سکتا۔ سوال و جواب کی جو محفل گذشتہ رات ہوئی اس میں بھی میں نے قبولیت دعا کے بارے میں بتایا تھا۔ حضور نے ایک نہایت اہم واقعہ بیان فرمایا کہ گذشتہ روز اسلام آباد میں جہاں اجتماع ہو رہا تھا وہاں پر باربی کیو کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے وقت اس علاقے سے ذرا پرے' جہاں باربی کیو ہو رہا تھا بڑی تیز بارش شروع ہوگئی۔ یہ ایک حیران کن نظارہ تھا۔ کہ باربی کیو کے مقام سے ذرا دور تیز بارش ہو رہی تھی اور جہاں باربی کیو ہو رہا تھا وہاں محض چند قطرے آئے تاکہ اللہ کی رحمت کے اس معجزے کی نشاندھی کرسکیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس باربی کیو میں شرکت کے لئے لندن سے روانہ ہونا تھا وہ روانہ بھی ہوئے مگر بارش اتنی شدید تھی کہ انہوں نے سو فیصد یقین کرلیا کہ اس بارش میں باربی کیو نہیں ہو سکتا۔ لہذا انہوں نے آنے کا پروگرام منسوخ کر دیا اور اس طرح وہ اللہ کے اس معجزے کو دیکھنے سے بھی محروم ہوگئے اور باربی کیو سے بھی محروم رہے

اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کی رحمت خاص کے ایک اور واقعے کا حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا کہ گزشتہ روز ہمارے گیٹ کے عین سامنے ایک سیریس ایکسیڈنٹ ہوا۔ دو کاریں ٹکرائیں اور بری طرح تباہ ہوگئیں۔ لیکن جو خدام ان میں سوار تھے ان کو محض معمولی خراشیں آئیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اسے بھی ایک نشان قرار دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ دعا کریں کہ اللہ تمام خدام کو خیریت کے ساتھ واپس لے جائے اور اپنے گھروں میں بھی حفاظت سے رکھے۔ حضور نے فرمایا دعا کریں کہ میں کوئی بری خبر نہ سنوں۔ خدام کی بے پرواہی سے کوئی حادثہ نہ ہو۔ ہر گاڑی کی سکرین پر یہ لکھ کر لگا دیا گیا ہے کہ اگر آپ تھکے ہوئے ہیں تو آپ کے لئے یہ لازم ہے کہ آپ سفر نہ کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ تھکے ہوئے ہیں اگر آپ کی بے پرواہی سے کوئی افسوسناک حادثہ ہو جائے تو تمام جماعت دکھ محسوس کرتی ہے یہ آپ کی کوئی ذاتی بات نہیں ہے۔ یہ جماعتی دکھ بن جاتا ہے۔

آخر میں حضور نے دعا کرائی اور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

خدا تعالیٰ کے بندے

"اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا کو پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے (-) یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا' اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں' مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں' وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں' مگر حقیقی مومن اور صادق (-) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا (دین) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے' تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ (-)"

(ملفوظات جلد اول ص 364)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

وقف جدید-ایک آسمانی تحریک

وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باون سالہ دور امامت کی ایک عظیم الشان تحریک ہے۔ آپ نے 9۔ جولائی 1957ء کو عید کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے بغیر نام لئے ایک عظیم الشان اور دوررس نتائج کی حامل تحریک کا اعلان فرمایا اور اس کے خدوخال بیان فرمائے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 27۔ دسمبر 1957ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں اور احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا"

(الفضل 7۔ جنوری 1958)

"جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے"

(الفضل 16۔ جنوری 1958ء)

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے"

(الفضل 5۔ جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"کوشش ہونی چاہئے اس میں تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورت بوڑھے نوجوان اس میں شامل ہوں...... وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں۔"

(ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

"یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔"

(الفضل 11۔ جنوری 1989ء)

چندہ کی شرح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وقف جدید کے آغاز میں چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ احباب جماعت اپنی مالی استطاعت کے مطابق مالی قربانی کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا۔

"جو وعدے وقف جدید کی امداد کے لئے آ رہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ 6 روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے مگر یہ بات غلط ہے...... دوستوں کی اطلاع کے لئے میں یہ شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق ہو وہ 12 روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق 50 روپے سالانہ دینے کی ہو وہ 50 روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ 600 روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے۔ پس جن کو توفیق تھی وہ بارہ لکھوا سکتے تھے۔ پچیس روپے لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں...... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ' 24۔ 25 ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔"

(الفضل 15۔ جنوری 1958ء)

فرمایا۔

"شروع میں یہ غلطی ہوئی کہ جماعت نے یہ سمجھا کہ چھ روپے آخری حد ہے۔ اس لئے جو شخص ایک ہزار روپیہ تک بھی اس تحریک میں دے سکتا تھا اس نے چھ روپے کا وعدہ لکھوا دیا۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ اس تحریک میں صرف چھ روپے دے کر ہی حصہ لیا جا سکتا ہے۔ لیکن جماعت کے دوستوں نے اسے زیادہ سے زیادہ رقم قرار دے لیا۔ اور اس کے مطابق وعدے لکھوانے شروع کر دیئے۔ اب بعض وعدے ایسے بھی آ رہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہو گئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ اب چھ روپیہ سے زیادہ کے وعدے بھی آ رہے ہیں۔ لیکن جب یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً پانچ سو یا چھ سو روپیہ سالانہ دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور پھیلائے گا۔ تو ایسے مال دار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار ڈیڑھ دو ہزار روپیہ چار ہزار روپیہ بھی دے دیں۔"

(الفضل 22۔ جنوری 1958ء)

"پس میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔"

(الفضل 17۔ فروری 1960ء)

دو معیار

خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لحاظ سے دفتر وقف جدید نے درج ذیل معیار قائم کئے ہیں۔

1۔ عام چندہ دینے والے۔

2۔ معاون خصوصی۔

ایک خاص معیار کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کرنے والوں کو معاون خصوصی کہا جاتا ہے۔ معاون خصوصی کے بھی دو معیار ہیں۔

الف:۔ معاون خصوصی صف اول۔ ایک ہزار یا ایک ہزار سے زائد ادا کرنے والے۔

ب:۔ معاون خصوصی دوم پانچ سو یا پانچ سو سے زائد ادا کرنے والے۔

3۔ دفتر اطفال:۔ میں خصوصی ادائیگی کرنے والے کو ننھا مجاہد اور ننھی مجاہدہ کہا جاتا ہے۔

ننھا مجاہد۔ ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والے اطفال۔

ننھی مجاہدہ۔ ایک سو روپیہ یا زائد ادا کرنے والی ناصرات۔

دفتر اطفال کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں دفتر اطفال کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ

بچو! اٹھو اور آگے بڑھو۔ اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دور کر دو۔ جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے...... اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھائیں۔"

(الفضل 7۔ اکتوبر 1966ء)

احمدی ماؤں کی ذمہ داری

دفتر اطفال کا ایک حصہ ناصرات الاحمدیہ پر مشتمل ہے جو لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے کہ وہ اپنی تنظیم کے ذریعہ تمام ناصرات کو چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ اور ان سے چندہ وصول کریں اس کے علاوہ سات سال سے کم عمر بچے (لڑکے اور لڑکیاں) جو کسی بھی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں ہیں۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں براہ راست احمدی ماؤں کے سپرد ہیں۔ جن کی گودوں میں یہ پل رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں...... لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

(الفضل 11۔ فروری 1968ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

اطفال الاحمدیہ' مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک ذیلی شاخ ہے او اس کی عمومی نگرانی اور ذمہ داری خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے اس لئے چندہ وقف جدید میں تمام اطفال کو شامل کرنا اور وصولی مکمل کروانا خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے اطفال الاحمدیہ کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا۔

"جس انجمن (مجلس خدام الاحمدیہ) کے سپرد اس چندے کا کام تھا معلوم ہوتا ہے اس نے سستی دکھائی ہے کیونکہ گزشتہ سالوں کی نسبت اطفال کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ذیلی تنظیموں کو بھی (-) انجمنوں سے قدم ملا کر چلنا چاہئے۔"

(ضمیمہ خالد جنوری 1988ء)

دفتر اطفال کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

"اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں۔ یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں۔ وقف جدید کے لئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں تو جو کوئی اتنی بڑی رقم نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔"

(لفضل 10۔ نومبر 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدی بچوں کو وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

"بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے۔ اور حضرت مصلح موعود نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تو خلافت کے اپنے تمام عرصہ میں وقف جدید تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا۔ تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا۔

اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت ہی بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر اثر انداز رہے گی اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق تاکید کیا کرتے تھے۔ اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا۔ کہ بتاؤ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا ہے...... اس لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت سے بچے۔"

(از خطبہ فرمودہ 4۔ جنوری 1991ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

حقوق یا فرائض

موجودہ زمانہ میں انسان نے مادی ترقی اتنی تیز رفتاری سے کی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب سائنسدان کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی دریافت یا ایجاد میں مصروف نہ ہوں معاشرہ پر اس ترقی کے مختلف قسم کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

اس ترقی کے نتیجہ میں دنیا سمٹ کر ایک گاؤں قرار پا گئی ہے اور کسی بھی کونہ کا انسان دور دراز علاقوں میں ہونے والے واقعات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور اس طرح معاشرہ دنیا کے ہر کونے سے مختلف اثرات قبول کرنے لگا ہے۔ خواہ وہ امریکہ ہو یا مشرق بعید، یورپ ہو یا افریقہ۔ کہیں نہ کہیں سے، کسی نہ کسی رنگ میں کچھ نہ کچھ اثر دنیا کے ہر کونہ پر پڑنے لگا ہے۔ لیکن اس میں سب سے زیادہ اثر اس معاشرہ کا ہے جسے مغربی دنیا یا ترقی یافتہ دنیا کہا جاتا ہے۔ اور ترقی کے اس دور میں چونکہ تعلیم بھی اس قدر عام ہو گئی ہے کہ کوشش کی جارہی ہے کہ ہر شخص پڑھنا لکھنا سیکھ لے اس لئے ہر آدمی براہ راست مختلف خیالات اور نظریات سے آگاہی حاصل کرنے لگا ہے۔

مادی ترقی کے اس دور میں انسان کی انسانیت کو سب سے بڑا دھچکا یہ لگا کہ مادیت پرستی ہر شخص کا مطمح نظر ٹھہر گیا اور دنیا میں اسی شخص کو زیادہ کامیاب قرار دیا جانے لگا جو زیادہ مادہ پرست ہو اور اس طرح خود غرضی اور نفسا نفسی کی ایک عظیم دوڑ شروع ہو گئی۔

سائنسی ترقی کے اس دور میں ایسی مشینوں کی ایجاد ہوئی جو ہزاروں کی تعداد میں اشیاء تیار کر سکیں اور پھر ان اشیاء کی تیاری کے لئے بڑے بڑے کارخانے قائم کئے گئے اور صنعت و حرفت کے میدان میں ایک انقلاب رونما ہونے لگا۔

اس سے قبل اتنے وسیع پیمانہ پر اشیاء تیار نہیں ہوتی تھیں۔ ماہر کاریگر اپنے ہاتھوں سے مختلف اشیاء بناتے اور انہیں فروخت کرتے۔ یہ طریق محنت طلب بھی تھا اور وقت طلب بھی۔ مگر کارخانوں کے قیام سے ہزاروں اشیاء روزانہ تیار ہونے لگیں اور پھر ان کی فروخت کے لئے تمام دنیا میں منڈیاں تلاش کی جانے لگیں جس کے نتیجہ میں تیز رفتار ذرائع نقل و حمل وجود میں آئے اور دنیا قریب تر ہونے لگی۔

ان کارخانوں کے وجود میں آنے سے دو طبقات وجود میں آئے۔ ایک سرمایہ دار طبقہ جو کارخانے لگاتا اور دوسرا ان کارخانوں میں کام کرنے والا مزدور طبقہ۔

چونکہ دوڑ مادیت پرستی کی تھی جس کا منطقی نتیجہ خود غرضی ہوتا ہے اس لئے سرمایہ دار طبقہ نے دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے کے لئے مزدوروں سے بے تحاشا مشقت لینی شروع کی اور دوسری طرف ان کی اجرتیں اتنی کم کر دیں کہ وہ بمشکل تمام زندہ رہ سکتے۔

ادھر مزدوروں نے اپنے خلاف ہونے والے ان مظالم کے خلاف آہستہ آہستہ اتحاد کرنا شروع کیا اور اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے لگے۔ یوں یونین ازم کو فروغ ملا۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی ان یونینوں کو قانونی حیثیت حاصل ہو گئی اور یہ یونینیں مزدوروں کی آواز بن گئیں۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس طرح کام میں ایک ایسا توازن قائم ہو جاتا جس سے دونوں فریق بہترین ماحول میں کام کر سکتے مگر بعض جگہ یونینیں اتنی طاقتور ہو گئیں کہ وہاں سارا زور مزدوروں کے حقوق کے حصول پر دیا جانے لگا اور اس بات کو پس پشت ڈال دیا گیا کہ حقوق کی حدود کیا ہیں؟ من مرضی کے حقوق تراشے گئے اور انہیں منوانے کے لئے ہڑتالیں اور اس قسم کے دیگر ذرائع اختیار کئے جانے لگے۔

زمانہ کی اس ترقی کا ایک اثر چونکہ تعلیم کا عام ہونا تھا اس لئے معاشرے کے دوسرے طبقات میں بھی، خصوصاً ایسے طبقات میں جو استحصال کا شکار ہو رہے تھے اپنے حقوق کے حصول کا شعور بیدار ہوا اور اس میں مزدوروں کے بعد دوسرا بڑا طبقہ خواتین کا تھا جنہوں نے آزادی نسواں کے نام پر بڑی بڑی تحریکوں کا آغاز کیا اور خواتین کو معاشرہ میں کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔

اس سے قبل معاشرہ میں خواتین عموماً استحصال کا شکار تھیں۔ اور مرد بعض اوقات خواہ مخواہ انہیں دباؤ میں رکھتے۔ لیکن جب آزادی نسواں کا نعرہ بلند ہوا تو یہاں بھی حقوق کا مطالبہ اتنی شدت اختیار کر گیا کہ تہذیب کی تمام حدود کو پھلانگ کر خود غرضی کی حد تک پہنچ گیا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حقوق کیا ہیں اور کن حدود کے اندر سمٹے ہوئے ہیں؟ حقوق دراصل فرائض کے نتیجہ میں قائم ہوتے ہیں کسی معاشرہ میں توازن پیدا کرنے کے لئے ہر فرد پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرنے کے نتیجہ میں وہ کچھ حقوق کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اور جس قدر یہ ذمہ داریاں یا فرائض بڑھتے ہیں۔ حقوق میں بھی اسی نسبت سے اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

ہمارے مذہب نے فرائض کی ادائیگی پر زیادہ زور دیا ہے۔ مثلاً کسی کام لینے والے کو کہا گیا، کہ وہ کسی شخص سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لے۔ مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ادا کرے۔ لین دین میں تعطل نہ کرے۔ اور کام کرنے والے کو بلاوجہ تنگ نہ کرے۔ روزہ دار ہونے کی صورت میں مزدور سے ہلکا کام لے۔ اور کام کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ دیانتداری اور محنت سے کام کرے اور امانت کا حق ادا کرے۔

اسی طرح ایک خاندان میں مرد کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کا خیال رکھے۔ جو خود کھائے اور پہنے وہ انہیں بھی کھلائے اور پہنائے۔ گھر میں محبت اور شفقت کی فضا پیدا کرے۔ خواہ مخواہ بیوی کو تنگ نہ کرے۔ اور اپنی مالی مقدرت کے مطابق بیوی سے سلوک کرے۔ اور اپنے خاندان کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ بیوی پر فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر کو امانت سمجھتے ہوئے خیانت نہ کرے۔ بچوں کی پوری طرح نگہداشت کرے اور خاوند کی فرمانبرداری کرے۔

اس معاشرہ میں آمدنی کا ذمہ دار مرد ہے نہ کہ عورت۔ اور اگر عورت کی کوئی آمد ہے بھی تو خاوند کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ وہ عورت کلیتہً اپنی آمد کی حقدار ہے۔

اس طرح ماں باپ کے فرائض ہیں کہ وہ بچوں کو اپنی مقدرت کے مطابق رکھیں اور ان سے شفقت کا سلوک کریں اور ان کی بہترین تربیت کریں۔ جبکہ بچوں کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ماں باپ سے اطاعت اور محبت کا سلوک کریں۔ اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے والدین کو تکلیف پہنچے اور ماں باپ کے لئے دعا کریں۔

آجکل کے نام نہاد ترقی یافتہ معاشرہ میں خواتین نے اپنے حقوق کا آوازہ تو بہت بلند کر لیا ہے لیکن کیا وہ بچوں کے حقوق ادا کر رہی ہیں؟ اگر بات حقوق کی ہی ہے تو پھر بچے بھی تو انسان ہیں اور انہیں بھی کچھ حقوق حاصل ہیں۔ لیکن اس معاشرہ میں اپنے حقوق کے حصول کے شوق میں بچوں کے تمام حقوق نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔

اسی طرح زندگی کے باقی شعبہ جات ہیں۔ دفاتر میں کام کرنے والے، تجارت کرنے والے، زراعت کرنے والے، پولیس اور فوج کے محکمے سب پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں جن میں سب سے اہم دیانتداری سے اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہے۔ حکومت کے اپنے فرائض ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔ یعنی سردار کا حق اسی وقت قائم ہوتا ہے جب وہ خدمت کے جذبہ سے قوم کی راہنمائی کرے۔

حضرت عمرؓ نے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد فرمایا کہ اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوک سے مرتا ہے تو یہ عمرؓ کی ذمہ داری ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا اس کے مطابق ہر گھر کا سربراہ اپنے گھر والوں سے سلوک کے بارہ میں پوچھے جانے کا مکلف ہے۔

موجودہ معاشرہ میں حقوق حاصل کرنے کے نام پر جو غیر متوازن صورت حال ہے وہ اسی لئے ہے کہ ہر شخص حقوق کیلئے تو کوشاں ہے لیکن فرائض سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ حقوق کی بجائے فرائض کی ادائیگی کی بات کی جائے۔ اگر ہر شخص اپنے فرائض مکمل طور پر ادا کرنے لگے تو باقی لوگوں کے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے۔ لیکن یہاں ہر شخص تحریک استحقاق کا جھنڈا تو بار بار بلند کرتا ہے مگر تحریک فرائض کی طرف کسی کی بھی توجہ نہیں۔

سرمایہ داری نظام اور منڈی کی معیشت

مشرقی ایشیا کے ممالک تھائی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا۔ جنوبی کوریا۔ سنگاپور اور جاپان وغیرہ میں شروع ہونے والا اقتصادی بحران آہستہ آہستہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اور صرف چار ہفتوں میں چالیس کھرب ڈالر اس بحران کے طوفان میں غرق ہو چکے ہیں۔

جنگ کے معروف کالم نویس منو بھائی اس سلسلے میں اپنے کالم گریبان میں جو کہ جنگ کے 17- ستمبر 1998ء کہ شمارے میں شائع ہوا ہے لکھتے ہیں کہ چالیس کھرب ڈالرز کے مناسب اور موزوں اور معقول استعمال سے پوری دنیا سے جہالت، غربت اور بیماری کا مداوا کیا جا سکتا تھا۔ یعنی گذشتہ ہفتوں کے دوران جوئے بازی اور قیاس آرائی کی زد میں آکر تباہ و برباد ہو جانے والا سرمایہ اگر انسانیت کا درد اور مستقبل کی بہتری کا خیال رکھنے والے ہاتھوں میں ہوتا تو وہ اس سرمائے سے جہالت کے اندھیرے دور کر سکتے تھے۔ عالمی سطح پر غربت، بھوک اور بیماری کا علاج کیا جا سکتا تھا۔ اس پر آشوب دنیا کو پڑھے لکھے، صحت مند اور آسودہ حال لوگوں کی جنت میں تبدیل کر سکتے تھے۔ اور اتنا بڑا کام صرف پانچ سال کے قلیل عرصہ میں سرانجام پا سکتا تھا۔ جس کے ساتھ ہی دنیا بھر کی پس ماندہ مخلوق کی تمام بنیادی ضرورتیں پوری ہو سکتی تھیں۔

سرمایہ دارانہ نظام کی یہ بنیادی خامی ہے کہ اس کا مقصد صرف انفرادی سرمائے کو بڑھانا ہوتا ہے اور یہ سرمایہ کسی طرح سے حاصل کیا جاتا ہے اس کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اس کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ اور طریقہ استعمال کرنا سرمایہ دار اپنا حق سمجھتا ہے۔ اس خامی کے نتیجہ میں یہ نظام بھی کمیونسٹ نظام کی طرح جلد ہی اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔

سب جنتی ہیں

ایک روز چند آدمی حضرت امام جماعت الاول کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کسی ضرورت سے اجازت لے کر چلے گئے۔ اسی دوران حضرت صاحب پر ایک خاص حالت وارد ہوئی جسم پر کپکپی سی طاری ہو جاتی اور چہرہ سرخ ہو جاتا آپ نے پوچھا "کیا تمام لوگ مجلس میں موجود ہیں"؟ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ابھی گئے ہیں۔ فرمایا "انہیں فوراً بلاؤ"۔ آپ آگئے تو حضرت صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، بہت تضرع سے دعا مانگی اور فارغ ہو کر فرمایا۔ "خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اس مجلس میں جو احباب ہیں وہ سب جنتی ہیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

دلچسپ اور قابل غور

چاند پر پانی کی دریافت

چاند پر قدم رکھنے کے بعد حضرت انسان اس فکر میں مبتلا تھے کہ وہاں پر انسانی کالونیاں آباد کی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں بڑی رکاوٹ یہ آن پڑی کہ چاند پر پانی کا کوئی نام ونشان نہ تھا اور پانی کے بغیر انسانی زندگی کا تصور بھی محال ہے۔ اگر اس مقصد کے لئے زمین سے پانی پہنچانے کی کوشش کی جاتی تو وہ اتنی مہنگی پڑتی کہ اس کا خیال کرنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ پانی کے چند پنٹ چاند پر پہنچانے کا بل ایک لاکھ ساٹھ ہزار ڈالر بنتا ہے۔ یاد رہے کہ پنٹ مائعات کو ناپنے کا ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار ڈیڑھ پاؤ یا 0.57 لیٹر کے برابر ہوتی ہے۔

اب سائنس دان چاند پر پانی کی تلاش میں کامیاب ہو گئے ہیں جس کی مقدار کا اندازہ تین بلین ٹن لگایا گیا ہے۔ یہ بات امریکہ کے امریکن جرنل "سائنس" نے اپنے نئے شمارے میں بتائی ہے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے کہ شائد چاند کے دونوں پولوں پر ہر ایک میں تین تین بلین ٹن پانی موجود ہو۔

چاند پر پانی کی موجودگی کے نتیجہ میں سائنس دان اپنی سکیموں کو زیادہ تیزی سے آگے بڑھا سکیں گے۔ اور ان کی چاند پر کالونیاں آباد کرنے کی حسرت بھی پوری ہو سکے گی۔

اوزون کی چادر کی تباہی

خدا تعالیٰ نے انسان کی ضروریات زندگی کا ایسا اعلیٰ انتظام کر رکھا ہے کہ ان کی باریکیوں کو اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انہی انتظامات میں سورج کی بالائے بنفشی شعاعوں سے انسانی زندگی کو محفوظ رکھنے کے لئے اوزون گیس کی تہہ کا موجود ہونا ہے جو سورج کی ان بالائے بنفشی شعاعوں کو جذب کرتی ہے جن کی وجہ سے جلد کے کینسر اور آنکھوں کی بیماریوں کے بڑھ جانے کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ نباتات پر بھی ان بالائے بنفشی شعاؤں کا اثر بہت برا ہوتا ہے اور نباتات کو بھی یہی اوزوں کی تہہ ہر برے اثر سے بچاتی ہے۔

اب یہ اوزون گیس کی حفاظتی تہہ دن بدن کم ہو رہی ہے جس سے کینسر اور بعض دوسری بیماریوں کے دنیا بھر میں پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جاتا ہے۔

اس بحران کی سب سے بڑی وجہ وہ گیسیں ہیں جو زیادہ تر ریفریجریٹرز اور ایرکنڈیشنرز اور بعض دیگر صنعتی اشیاء میں استعمال کی جاتی ہیں اور جن کو جی۔ ایف۔ سی کہا جاتا ہے۔

اس خطرے کے سدباب کے لئے 1987ء میں مانٹریال میں 154 ممالک نے ایک معاہدے پر دستخط کئے جس کی رو سے ترقی یافتہ ممالک 1995ء تک اور ترقی پذیر ممالک 2000ء تک پچاس فی صد اور 2010ء تک مکمل طور پر ان گیسوں کی تیاری بند کردیں گے۔

لیکن برا ہو دولت کمانے کی ہوس کا۔ بجائے اس کے کہ اس معاہدہ پر نیک نیتی سے عمل کیا جاتا ترقی یافتہ ممالک نے ان گیسوں کے کارخانے ترقی پذیر ممالک مثلاً ہندوستان، چین اور روس وغیرہ میں منتقل کردیئے ہیں۔ جس سے اس خطرے کے سدباب میں کوئی بہتری نہیں ہو سکی اور دنیا آج بھی اسی خطرے سے دوچار ہے جو کہ 1987ء میں تھی۔ اور اگر اس سلسلے میں اب بھی کچھ نہ کیا گیا تو نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے اور پھر شائد کچھ کرنے کا موقعہ بھی نہ رہے۔

آلودگی سے بچاؤ

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق آلودگی پھیلانے کے لحاظ سے لاہور دنیا کے تمام شہروں پر بازی لے گیا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس معاملے میں دنیا بھر کے شہروں میں پہلے نمبر پر آگیا ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق اس کی بڑی وجہ بے شمار موٹر گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں ہے۔ اس دھوئیں کی وجہ سے بہت ساری بیماریاں پھیل رہی ہیں جن میں سانس کی امراض مثلاً کھانسی اور دمہ وغیرہ۔ جلدی امراض اور دیگر بہت سی بیماریاں شامل ہیں۔

اس صورت حال میں بہتری کے ابھی کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جو بھی قوانین اور قاعدے اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے بنائے اور نافذ کئے جاتے ہیں ان کا اثر چند روز تک تو رہتا ہے لیکن پھر پبلک اور انتظامیہ بھی ان کی پرواہ نہیں کرتے اور معاملہ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

اس کی مثال وہ قانون ہے جو ماحولیات کو بہتر بنانے کے لئے پارلیمنٹ نے 1997ء میں پاس کیا تھا۔ جس میں پلاسٹک کے لفافوں پر پابندی سے لے کر کارخانوں اور گاڑیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے خلاف کارروائی تک سب کچھ موجود ہے لیکن جہاں تک اس قانون کے نفاذ کا تعلق ہے اس سلسلے میں کبھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ گاڑیاں پہلے سے زیادہ دھواں چھوڑتے ہوئے رواں دواں رہتی ہیں اور کارخانے بھی شہروں کے اندر وہیں پر قائم ہیں جہاں اس قانون کے بننے سے پہلے موجود تھے اور اسی رفتار سے آلودگی میں اضافہ کر رہے ہیں جس طرح کہ وہ پہلے کر رہے تھے۔ جس سے آلودگی دن بدن بڑھ رہی ہے اور پبلک کی مشکلات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اگر ہم نے اپنے شہروں اور شہریوں کو ان تمام مصائب سے بچانا ہے تو اس کے لئے فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ضروری قوانین کا بنانا ہی کافی نہ سمجھا جائے بلکہ ان کے نفاذ کو بھی یقینی بنایا جائے اور انہیں لاگو کئے جانے کا خاص اہتمام کیا جائے۔

مکرم محمد ہادی صاحب

لیبر لاء کے تحت مزدوروں کی اقسام

لیبر لاء کے انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ آرڈی ننس مجریہ 1968ء کے تحت مزدور وہ شخص ہے جو کسی صنعتی یا تجارتی ادارہ میں فنی یا غیر فنی دستی کام اجرت یا معاوضہ کی غرض سے سر انجام دیتا ہے۔

انڈسٹریل ریلیشن آرڈی ننس مجریہ 1969ء کے تحت مزدور وہ شخص ہے جسے ادارہ کا مالک یا ٹھیکیدار اپنے کام کی غرض سے ملازم رکھے اور کام کی اجرت یا معاوضہ ادا کرے چاہے ایسا شخص سپروائزر ہو یا اپرنٹس۔ اور فیکٹری ایکٹ مجریہ 1934ء کے تحت مزدور اس شخص کو کہا گیا ہے جو براہ راست مالک یا کسی ایجنسی کے ذریعہ کارخانہ میں بھرتی کیا گیا ہو اور کارخانہ سے متعلق کوئی کام سرانجام دیتا ہو چاہے اس کام کا معاوضہ اسے نہ ملتا ہو۔

انڈسٹریل اینڈ کمرشل سٹینڈنگ آرڈرز کے مطابق مزدوروں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مستقل مستقل مزدور وہ مزدور ہے جو ایسے مستقل نوعیت کے کام پر متعین ہو جس کی میعاد مدت کم از کم نو ماہ ہو اور مزدور کارخانہ میں تین ماہ کا آزمائشی پیریڈ مکمل کر چکا ہو۔

آزمائشی آزمائشی مزدور وہ مزدور ہے جو کسی مستقل آسامی پر بھرتی کیا گیا ہو اور اس نے تین ماہ کی سروس ابھی مکمل نہ کی ہو۔

بدلی بدلی مزدور کسی ایسے مستقل یا آزمائشی مزدور کی جگہ پر بھرتی کیا جاتا ہے جو عارضی طور پر غیر حاضر ہو۔

عارضی عارضی مزدور وہ مزدور ہوتے ہیں جو کسی ایسے کام پر متعین ہوں جو عارضی نوعیت کا ہو اور اس کام کی میعاد زیادہ سے زیادہ نو ماہ کی ہو۔

اپرنٹس اپرنٹس وہ مزدور ہے جو فنی تربیت کے حصول کی غرض سے کارخانہ میں اپرنٹس شپ آرڈی ننس مجریہ 1962ء کے قوانین کے تحت کام کرتا ہے۔

مزدوروں کی مندرجہ بالا اقسام ان بالغ مزدوروں سے متعلق ہیں۔ جن کی عمر کم از کم 17 برس ہوتی ہے۔ 15 سے 17 برس تک کی عمر کے بچے چائلڈ لیبر کے قوانین کے تحت مزدوری کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے قانونی پابندیاں نسبتاً کم ہیں۔ مثلاً کم عمر مزدور صبح چھ بجے سے شام سات بجے کے دوران کارخانہ میں کام کریں جبکہ بالغ مزدور رات کی شفٹ میں بھی کام کرتے ہیں۔

لیبر لاء کے بدولت مزدوروں کو اپنے فرائض ملازمت کی شرائط کے مطابق سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ اور انہیں قانونی تحفظ حاصل ہے۔ ایک مزدور جب تین ماہ کی آزمائشی مدت تسلی بخش طور پر مکمل کر لیتا ہے اور مستقل ہو جاتا ہے تو اس کی ملازمت کو قانونی تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً آزمائشی پیریڈ کے دوران مزدور کو غیر حاضری یا نااہلی کی بنیاد پر فوری طور پر ملازمت سے برطرف کیا جاسکتا ہے جبکہ مستقل مزدور کو انہی وجوہات پر فارغ کرنے کے لئے آجر کو کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ یعنی مزدور کو فارغ کرنے کے لئے پہلے اسے چارج شیٹ کے ذریعہ الزام سے آگاہ کیا جائے۔ اور جواب طلب کیا جائے۔ ملزم مزدور کا جواب غیر تسلی بخش پانے کی صورت میں انکوائری افسر مقرر کر کے مزدور پر عائد شدہ الزام کے سلسلہ میں انکوائری کروائی جائے جس میں ملزم کو صفائی کا پورا موقع دیا جائے۔ الزام ثابت ہو جانے کے بعد فیکٹری مینیجر کو اختیار ہے کہ وہ ایسے مزدور کو ملازمت سے برطرف کر دے۔ لیکن وہ مزدور متعلقہ لیبر کورٹ میں اپیل کا حق رکھتا ہے۔ اور عموماً لیبر کورٹ مزدور کے حق میں فیصلہ صادر کر کے مزدور کو ملازمت پر بحال کر دیتی ہے۔ ان حالات میں کارخانوں کے مالکان مستقل مزدوروں کے خلاف کارروائی کرنے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ تاکہ مقدمات کی پریشانیوں سے محفوظ رہیں۔ اس طرح لیبر لاء آجر اور اجیر دونوں کے لئے رہنمائی کا باعث ہے۔

☆......☆......☆......☆

نیند کا مارا سرجن

لندن۔ نیند کے خمار میں سرجن آپریشن تھیٹر میں مریض کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اور مریض کی جان بھی جا سکتی ہے۔ یہ بات میڈیکل کے بارے میں ایک برطانوی جریدے میں بتائی گئی۔ رپورٹ کے مطابق رات بھر جاگنے والے سرجن سے غلطی کا 20 فیصد خدشہ ہوتا ہے جبکہ رات بھر سونے کے بعد تروتازہ ہو کر آپریشن کرنے والے سرجن کے مقابلے میں رات جاگ کر صبح آپریشن کرنے والا سرجن 14 فیصد زیادہ وقت لے کر اپنا کام مکمل کرتا ہے۔ پروفیسر ایرادارزی کی تحقیق کے مطابق رات کو نہ سونا بے شمار مسائل پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے رات کی نیند سے محروم چھ ڈاکٹروں پر تحقیق کی تو ثابت ہوا کہ یہ سرجن اہم نوعیت کے ایسے آپریشن کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں جن میں باریک بینی درکار ہوتی ہے۔ رات کو نہ سونے سے ذہنی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے جو آپریشن کے دوران مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ 24 گھنٹے جاگتے رہنے سے انسانی خون میں 1ء0 فیصد الکوحل کے برابر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور برطانیہ میں ایسی حالت میں ڈرائیونگ کرنا بھی ممنوع ہے۔

(نوائے وقت 10۔ اکتوبر 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احباب جماعت سے
ضروری گذارش

○ وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے۔ اپنے وعدے خود ادا فرمائیں اور یہ انتظار نہ کریں کہ کوئی عہدیدار آئے تو ادائیگی ہو۔

یہ بھی کوشش فرمائیں کہ ادائیگی وعدہ سے زیادہ ہو۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

علمی و ورزشی ریلی
واقفین نو دارالرحمت
وسطی۔ فیکٹری ایریا۔
دارالصدر شمالی و غربی

○ مورخہ 16-17-18-19 اور 27- جون کو رحمت وسطی، فیکٹری ایریا صدر غربی اور صدر شمالی کے واقفین نو بچوں کے مابین علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے ان مقابلہ جات کو دو مرحلوں میں تقسیم کیا گیا پہلے مرحلے میں علمی مقابلہ جات 16- تا 19- جون محلہ جات کی بیوت الذکر میں کروائے گئے ان مقابلہ جات میں نظم۔ تلاوت اور معلومات اور مقابلہ تقریر شامل تھے ہر مقابلہ میں چار معیار مقرر کئے گئے اول معیار۔ 1987ء سے پہلے کے بچے دوم معیار 1987ء تا 1989ء تک کے بچے معیار سوم 1990ء تا 1991ء تک کے بچے اور معیار چہارم میں 1993ء' 1994ء کی عمر کے بچوں کو شامل کیا گیا محلہ دارالرحمت وسطی کے واقفین نو کو زیادہ انعامات حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

دوسرے مرحلے میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے ان مقابلہ جات میں آنکھوں پر پٹی باندھ کر مٹکا توڑنا۔ آنکھوں پر پٹی باندھ کر ساتھی کی مدد سے گیند تلاش کرنا۔ کلائی پکڑنا۔ چین دوڑ۔ رسہ کشی۔ میوزیکل چیئر۔ گتے کی ٹکیوں میں دھاگہ پرونا۔ راڈ میں رنگ ڈالنا۔ دوڑ کر پانی سے بالٹی بھرنا۔ وزن کے ساتھ غبارہ پھاڑنا۔ مشاہدہ معائنہ اور چھوٹے بچوں کے مابین ٹرائی سائیکل کی ریس جیسی دلچسپ کھیلیں شامل تھیں ان کھیلوں کا افتتاح مکرم مرزا غلام قادر صاحب سیکرٹری ربوہ نے کیا اور کھیلوں کے اختتام پر مکرم راجہ منیر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ذریعہ یہ ریلی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی الف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی زاہدہ عفت اہلیہ طارق محمود (حال جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے 98-8-5 کو بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جٹ (دارالیمن) کی پوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام انیلہ محمود عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک اور خوش قسمت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد افضل بھٹی صاحب مربی سلسلہ چونڈہ کو مورخہ 14- اکتوبر 98ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور نے عرفان احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی آف بھوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم محمد سلیم صاحب ملی آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے نومولود کے خادم دین بننے اور نیک و صالح بننے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف نو کا اعزاز

○ مورخہ 28- اکتوبر 98ء کو تحصیل ڈسکہ کے 32 سکولز کا تقریری مقابلہ بعنوان سیرت النبی ؐ منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ پرائیویٹ سکولز مینجمنٹ ایسوسی ایشن تحصیل ڈسکہ کے تحت ہوا عزیزم مکرم نوید احمد بٹ صاحب حوالہ نمبر C-231 ولد مکرم احمد محمود بٹ صاحب ڈسکہ کوٹ نے اس مقابلہ میں دوئم پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور عزیزم کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شادی

○ مکرم چوہدری اعجاز ضیاء صاحب ولد مکرم ضیاء الدین صاحب لالہ موسیٰ کا نکاح عزیزہ حمیرا ہما بنت مکرم بشیر الدین احمد صاحب گجرات شہر بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ پر مکرم مولانا رحمت اللہ صاحب مربی سلسلہ ضلع گجرات نے 98-9-19 کو پڑھا۔ اگلے دن 98-9-20 عثمانیہ ہوٹل جی ٹی روڈ کھاریاں میں ولیمہ (بصورت عصرانہ) کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا باعث بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد اسلم شریف صاحب ملتان عرصہ دو ماہ سے بلڈ پریشر اور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم مرزا اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے بھائی مکرم مرزا شرف الدین اشرف صاحب آف فیصل آباد دل کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری اور ضعف بہت ہے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حاجی عبدالقادر ہاشمی صاحب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بروز جمعۃ المبارک بتاریخ 98-10-30 کو صبح تین بجے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔ آپ نہایت دیندار اور احباب جماعت کے لئے قربانی دینے والے تھے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نماز جنازہ

○ مکرم عبدالرزاق بھٹی صاحب کیشیئر حبیب بینک چنیوٹ محلہ بشیر آباد (چھنیاں) ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالغنی بھٹی صاحب مقیم ہالینڈ مورخہ 98-11-4 کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔

ان کی نماز جنازہ مورخہ 98-11-13 بروز جمعۃ المبارک کو بیت اقصیٰ ربوہ میں ادا کی جائے گی۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 10- نومبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
11- نومبر- غروب آفتاب 5-13
12- نومبر- طلوع فجر 5-07
12- نومبر- طلوع آفتاب 6-32

عالمی خبریں

فاروق عبداللہ پر حملہ

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر قاتلانہ حملہ ہوا جس میں ان کے محافظ 12- فوجی ہلاک ہوگئے۔ وہ سری نگر سے لولاب جارہے تھے کہ ان کے فوجی محافظوں کی جیپ مجاہدین کی نصب کردہ طاقتور بارودی سرنگ پھٹنے سے تباہ ہوگئی۔ چھ محافظ شدید زخمی بھی ہوئے۔ حفاظتی قافلے کی تین گاڑیاں بھی آپس میں ٹکرا گئیں۔ فاروق عبداللہ بال بال بچے۔ دورہ منسوخ کردیا۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں کرفیو لگادیا گیا۔ اور گھر گھر تلاشی شروع کردی گئی۔ بارودی سرنگ نصب کرنے والے مجاہد بحفاظت واپسی میں کامیاب ہوگئے۔

امن معاہدے کی توثیق کا اعلان

اسرائیل نے آئندہ ہفتے امن معاہدے کی توثیق کرنے کا اعلان کردیا ہے مشرق وسطیٰ امن معاہدے کی منظوری کے لئے کابینہ کا اجلاس چار بار ملتوی ہوچکا ہے۔ اسرائیل کے وزیر دفاع نے ریڈیو پر خطاب میں بتایا کہ آئندہ ہفتے توثیق کردی جائے گی۔ اسرائیل میں انتہا پسند طبقہ معاہدے کی مخالفت کررہا ہے اور جنگ کے حق میں سٹکر تقسیم کئے جارہے ہیں۔ جن پر تحریر ہے "اب جنگ ہوگی"

بنگلہ دیش میں توڑپھوڑ مظاہرے

شیخ مجیب الرحمان کے کیس کے فیصلے کے ردعمل کے طور پر بنگلہ دیش میں مظاہروں اور توڑ پھوڑ کے نتیجے میں 3- افراد ہلاک ہوگئے۔ گزشتہ روز ایک عدالتی فیصلے کے نتیجے میں شیخ مجیب الرحمان کے قاتل 15- فوجیوں کو موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ ڈھاکہ، سلہٹ، چٹاگانگ اور دوسرے شہروں میں اپوزیشن کی جانب سے ہڑتال کی اپیل کا بھرپور جواب دیا گیا۔ پولیس کے ہاتھوں درجنوں افراد زخمی ہوئے۔ ہڑتال کی اپیل 48 گھنٹے کے لئے کی گئی تھی۔ پہلے ہی روز کاروبار زندگی معطل ہوکر رہ گیا۔ سرکاری اور نجی ادارے بند رہے۔ بسوں ریل گاڑیوں کی آمد و رفت معطل رہی۔ 300- افراد گرفتار کرلئے گئے۔

صدر یلسن مستعفی ہوجائیں

روسی پارلیمنٹ میں ایک قرارداد کے ذریعے روس کے صدر بورس یلسن سے کہا گیا ہے کہ وہ خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہوجائیں۔ یلسن اس قدر بیمار ہیں کہ ملکی معاملات نہیں چلاسکتے۔ ان کے جانشین کا تقرر جلد کیا جائے۔ صدر ایک ہفتے آرام کرنے کے بعد واپس ماسکو پہنچ گئے ہیں۔

کوسووو میں شدید سردی

کوسووو میں سرب جارحیت سے جان بچاکر بھاگنے والے تین لاکھ افراد کی شدید سردی سے ہلاکت کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ یہ لوگ شدید برفباری میں جنگلوں اور پہاڑوں میں مقیم ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے نے کہا ہے کہ اگر ان کو فوری طور پر واپس نہ لایا گیا تو دو ہفتے میں 50- ہزار افراد ہلاک ہو سکتے ہیں۔

ایران باز رہے

فلسطین نے کہا ہے کہ ایران ہمارے معاملات میں مداخلت سے باز رہے۔ فلسطینی انتظامیہ نے الزام لگایا ہے کہ خفیہ رابطوں کے ذریعے ایران فلسطینی عوام کو انتظامیہ کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔

ملکی خبریں

کراچی آپریشن جہاد ہے

وزیراعظم نوازشریف نے کہا کہ کراچی آپریشن ملک دشمنوں کے خلاف جہاد ہے۔ حکیم سعید کے قاتلوں سے بڑا دہشت گرد اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جلد انصاف فراہم نہ کرنے والے نظام کو بدلنا پڑے گا۔ لوگ امن کو ترس گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس قوم نے مجھے اتنی عزت دی ہے اس کے لئے اپنا خون بھی نچھاور کردوں تو کم ہے۔ علامہ اقبال کے یوم پیدائش پر لاہور میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر ہے۔

علماء کو ووٹ کا حق؟

فرزند اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ علامہ اقبال علماء کو ووٹ کا حق دینے کے حامی نہیں تھے۔ مفکر پاکستان نے علماء کے ایک ایسے نامزد بورڈ کو اسمبلیوں کا حصہ بنانے کی تجویز دی تھی جو ووٹ دینے کی بجائے صرف راہبری کا فریضہ سرانجام دے۔

یوم اقبال کی تقریبات

ملک بھر میں 9- نومبر کو علامہ اقبال کا یوم پیدائش عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ تقریبات میں صدر اور وزیر اعظم نے خطاب کیا۔ علامہ کے مزار پر اہم شخصیات نے حاضری دی۔ مختلف شہروں میں پروگرام منعقد کئے گئے۔ ملکی تعطیل رہی۔

عوام ایکسپریس بچ گئی

ڈنگہ (ضلع گجرات) کے قریب عوام ایکسپریس کو بم سے اڑانے کی کوشش ناکام ہوگئی۔ نامعلوم دہشت گرد ریلوے لائن کے ساتھ بم نصب کررہا تھا کہ ریلوے کے ایک ملازم نے اسے دیکھ لیا۔ تخریب کار بم پھینک کر فرار ہوگیا۔ گاڑیوں کی آمد و رفت روک دی گئی جو 10- گھنٹے کے بعد بحال ہوئی۔

کراچی میں دہشت گردی

کراچی میں دہشت گردوں نے 2- افراد قتل کردیئے۔ متحدہ قومی موومنٹ کے 15- افراد گرفتار کرلئے گئے۔

پوری قوم معافی مانگے

تبلیغی جماعت کے اجتماع میں مقررین نے کہا کہ پوری قوم خدا سے معافی مانگے۔ تب ہی پاکستان عالم اسلام میں سرخرو ہو سکتا ہے۔ ملک کو صرف اللہ تعالیٰ بچاسکتا ہے اسے منانے کا اہتمام کیا جائے۔ صدر مملکت رفیق تارڑ نے بھی اجتماع میں شرکت کی اور دو گھنٹے گذارے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پہلے ہی تبلیغ کے لئے وقت لگایا ہے آئندہ بھی لگاتار رہوں گا۔ تبلیغی اجتماع کی خبر ٹی وی پر بھی نشر کی گئی۔

وزیر خزانہ کی ملاقات

نو تقرر شدہ وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے وزیر اعظم نواز شریف سے طویل ملاقات کی۔ وزیر خزانہ نے اپنی اقتصادی ٹیم سے بھی ملاقات کی۔

پاک بھارت مذاکرات

پہلے مذاکرات کی طرح پاک بھارت مذاکرات کا تیسرا راؤنڈ بھی ناکام ہوگیا۔ سرکریک کا معاملہ بھی لٹک گیا۔ تاہم پہلے مذاکرات کی طرح اس مسئلے پر بھی بات چیت جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔

آئی ایم ایف راضی

آئی ایم ایف پاکستان کی فوری امداد پر متفق ہو گیا۔ تاہم یہ طے پایا کہ کئی اقتصادی معاملات میں اصلاحات لائی جائیں۔

امداد کی ضرورت نہیں

ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو ترقی یافتہ ملک بننے کے لئے اب بیرونی امداد کی ضرورت نہیں رہی۔ یورپی ملک حیران ہیں کہ ہر طرح کی رکاوٹوں کے باوجود پاکستان ایٹمی طاقت کس طرح بن گیا۔

وزیراعظم کا انکشاف

وزیر اعظم نواز شریف نے انکشاف کیا ہے کہ ایک سینیٹر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ڈکٹیٹر قرار دیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی کو اس شخص کا نام بتادیا ہے۔

سینٹ کو بل منظور کرنا ہوگا

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ جب قومی اسمبلی نے جس میں ہمیں دو تہائی اکثریت حاصل ہے شریعت بل منظور کرلیا ہے تو سینٹ کو یہ بل منظور کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ میں ہمیں اکثریت حاصل نہیں۔

سرتاج عزیز کا انکشاف

سابق وزیر خزانہ موجودہ وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے انکشاف کیا ہے کہ وزارت خزانہ میں تبدیلیاں آئی ایم ایف کے کہنے پر کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ چند دن قبل وزیر اعظم نے وزیر تجارت اسحاق ڈار کو وزیر خزانہ بھی بنادیا ہے۔

سندھ اسمبلی کا مسئلہ

سندھ اسمبلی کا اجلاس بلایا جارہا ہے مگر حکومت کا خیال ہے کہ سندھ اسمبلی کو برقرار رکھا جائے ماہرین کا خیال ہے کہ اگر اسمبلی توڑی گئی اور نئے انتخابات کرائے گئے تو حکومت موجودہ سیٹوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گی۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دکان 212361
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں اسپیشلٹ
خوشاب کے مشہور تحفے
سویٹس اینڈ بیکرز
احمد
ڈھوڈا، پتیسہ
کالج روڈ ربوہ

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
دکان 212515
رہائش 212300
اقصیٰ روڈ ربوہ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودہا میں بھی کام شروع کردیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودہا